مجرم کون ہے – جیل میں تنظیمی ارتقاء

میکس شب باخ پی ایچ ڈی (Max Schupbach Ph.D.)

ایمی اور آرنلڈ منڈل کے ورلڈ ورک نظریے کی جھلکیاں پا سکتے ہیں.یہ کچھ ایسی شرائط اور خیالات کی وضاحت کرتی ہیں جو اس قضیے کے بیان میں استعمال کئے گئے ہیں. اگر آپ پہلے ہی سے ورلڈ ورک سے مانوس ہیں، یا نظریاتی پہلوں میں کم دلچسپی کے حامل ہیں، تو برائے مہربانی براہ راست ذیل میں قضیے کے بیان کی ابتداء کو ملاحظہ کریں.

ورلڈ ورک نظریے کی جھلکیاں

یہاں پر اس نظریے اور اصولیات کی کچھ جھلکیاں بیان کی جا رہی ہیں جو کسی قضیے ک ے بیان کو ایک بہتر انداز میں سمجھنے کے لئے مطلوب ہیں. شرائط اور خیالات کے بارے میں مزید معلومات کے لئے، برائے مہربانی ورلڈ ورک کے تعارفی مقالے ورلڈ ورک – ٹرانسفارمیشن ان آرگنائزیشنز، کمیونٹیز، بزنس اور دی پبلک سپیس کا مطالعہ کریں.

*ورلڈ ورک کی تعریف کے مطابق، ایک تنظیم یا گروپ مختلف سطح پر کام کرتی ہے، جو متوازی عالم کے طور پر کام کرتی ہے. ایک سطح تو روزمرہ حقیقت ہے، جو تنظیمی حقیقتوں، لوگوں، ساخت، اہداف، حکمت عملی اور ایسے مسائل پر مبنی ہے کہ جن کو حل کرنے کی ضرورت ہے. ایک دوسری سطح، جو خود تنظیمی ہے، ایک گروپ کی ساخت ایک **تنظیمی اصول**، ایک **شعبہ** کے تحت رکھی جاتی ہے. وہ شعبہ کئی مختلف متضاد رجحانات، یا عہدوں کو اس گروپ میں تقسیم کرتا ہے. کسی خود تنظیمی کی سطح پر، کچھ ایسے امور کہ جنہیں "مسائل" سے تعبیر کیا جاتا ہے درحقیقت نظام کو بذات خود متوازن کرنے کے اقدامات ہیں. ان میں سے کئی از خود متوازن رجحانات متضاد رجحانات سے مربوط ہیں، کہ جہاں ایک جانب تو براہ راست دکھائی دیتی ہے، جبکہ دوسری جانب گروپ کے اندر ایک غیر مقامی حاضری ہے. مثال کے طور پر، سربراہ کو یہ کہتے سننا: "ہم مضبوط اور بے خوف ہیں، اور چاہے کچھ ہو جائے ہم قدم بڑھاتے رہیں گے!"، حالانکہ آپ گروپ میں متضاد رجحان کو محسوس*

کرسکتے ہیں، ایک معترض اور مشکوک، کہ جن کے لئے وہ الفاظ بامعنی ہیں، ایک خیالی مخالف، جو اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ ہم نا امید ہیں اور ہم آگے بڑھنا نہیں چاہتے. بطور سہولت فراہم ک نندگان ، ان عہدوں کو مزید اجاگر کرنے کی غرض سے، ہم ان میں سے ***کرداروں*** کو تشکیل ، اور انہیں باہم دگر عمل کرنے کا ایک موقع دے سکتے ہیں . اسے یوں خیال کریں کہ گویا ای ک گروپ ہے جو ا یک غیر مرئی ہدایت کار کے سکرپٹ کے مطابق عمل کر رہے ہوں – ایک قدرے بڑے غیر علاقائی گروپ کے ذہن کی مانند کوئی شے - تاکہ کسی کھیل کی تمثیل پیش کریں. جب آپ کسی گروپ کی سربراہی کا فریضہ انجام دینے کی کوشش کریں، تو ہو سکتا ہے کہ آپ محسوس کریں کہ کوئی غیر مرئی ہاتھ آپ کے خلاف کام کر رہا تھا، کہ درحقیقت یہ خود تنظیمی رجحان ہے جو ایک مختلف سمت میں کھینچ رہا ہے.

کرداروں کو ہم آہنگ حقیقت کے کرداروں اور غیر مرئی کرداروں میں تقسیم کرکے ان میں مزید امتیاز پیدا کیا جا سکتا ہے. ***ہم آہنگ حقیقت کے کردار*** ("سی آر کردار" بھی کہلاتے ہیں اور میں بسا اوقات اس کے لئے محض عام اصطلاح "کردار" استعال کرتا ہوں) وہ عہدے ہیں کہ جن کا تعلق ثقافت یا گروپ کے مرکزی اعتقادی نظام سے ہوتا ہے، اور یوں عام طور پر انہیں کسی گروپ کے اندر اپنا لیا جاتا ہے. کسی مضبوط گروپی ردعمل کی تحریک کے بغیر ہی ان کا اظہار کیا جا سکتا ہے. اس کے برعکس، ***غیر مرئی کردار*** وہ طر یق کار ہیں کہ جن کا ہم اظہار نہیں کر سکتے، کیونکہ وہ کسی مقررہ تنظیمی ثقافت کے اندر "قابل قبول" یا "معقول" نہیں ہیں ، یا اس کے باہر جسے یہ "حقیقت" خیال کرتی ہے.
اگرچہ غیر مرئی کردار واضح نہیں ہوتے ، پھر بھی ہر کوئی ان کی موجودگی کو محسوس اور ان کا سامنا کر تا ہے. غیر مرئی کرداروں کا انکشاف غیر مقصود بات چیت میں بھی کیا جا سکتا ہے.

سی آر کردار اور غیر مرئی کردار سایہ ساں کرداروں والے کھیل کی تمثیل پیش کرتے ہیں . کسی کٹ پتلی کے تھیٹر کو تصور میں لائیے، کہ جس میں دو کٹ پتلیاں باہم کوئی مکالمہ کرتی ہیں، اور کٹ پتلیوں کے تھیٹر کے ایک روشن سوتی پردے کے پیچھے، آپ ایک تیسری کٹ پتلی کے جسم کے ابھار دیکھتے ہیں. اگلی دو کٹ پتلیاں تو ایک مکالمے میں مشغول دکھائی دیتی ہیں، لیکن پردے کے پیچھے موجود تیسری کٹ پتلی ہر کچھ دیر میں بیچ میں ایک جملہ کس دیتی ہے. آگے کی کٹ پتلیاں پردے کے پیچھے سایہ دار کٹ پتلی سے بے خبر دکھائی دیتی ہیں، اور وہ اس بات پر یقین کرلینے پر آمادہ ہوجاتی ہیں کہ دوسری مرئی کٹ پتلی نے وہ فقرہ کسا ہے. کسی کٹ پتلی کے تھیٹر میں، یہ چیز دلچسپ غلط فہمیوں پر منتج ہوتی ہے. تماش بینوں کی نسبت دلچسپ، لیکن کٹ پتلیوں کے

لئے نہیں، جو دراصل محزون ہوتی ہیں. ان محزون کٹ پتلیوں کی سطح جو سایہ دار کٹ پتلی کو دیکھ نہیں سکتی ہیں ہم آہنگ حقیقت کی سطح ہوگی؛ وہ سطح جو سایہ دار کٹ پتلی کو شامل ہے خود تنظیمی کی سطح ہوگی، یا وہ کہ جسے ہم خواب کی سطح کہتے ہیں.

بہر حال، تماش بینوں کے لئے مذکورہ مثال ناکہ کٹ پتلیوں کے لئے جو کھیل سے لطف اندوز ہو رہے ہیں اس کے علاوہ گروپ کے طریق کار کے لئے صحیح نمونہ ہے. کئی باہم دگر عمل، اگر آپ کسی متضاد رجحان یا کردار کے ساتھ دیکھے جاتے ہیں، انتہائی دردناک ہو سکتے ہیں، لیکن جیسے ہی آپ ساخت کو سمجھتے ہیں، غیر مرئی کردار سے بات کرتے ہیں، حیرانی کے بعد، تو یہ حتی کہ آپ کے چہرے پر ایک مسکراہٹ بھی پیدا کرسکتے ہیں.

ہم مکمّل طور پر ان حرکّیات سے باخبر ہیں. جب ہم اس چیز کے متعلق بات کرتے ہیں جو "واقعی" کسی گروپ میں ہو رہا ہوتا ہے، برخلاف اس کے کہ جو سطحی طور پر کہا جا رہا ہوتا ہے ، تو ہم کرداروں اور غیر مرئی کرداروں کے باہم دگر عمل کے قلمرو میں ہوتے ہیں. کردار ملائم اور موزوں جملے ادا کرتے ہیں، مناسب حال بات چیت کا انداز استعمال کرتے ہیں، اور موزوں نظریات کے حامل ہوتے ہیں، جو بھی ہو یہ ایک مقررہ تنظیمی ثقافت میں ہو سکتے ہیں، لیکن ہم درپردہ الزامات اور قطعی بیانات ، گپ شپ، کہی جا رہی باتوں میں سے کچھ کے ردّعمل کی کمی میں، غیر مرئی کرداروں کی سرگوشی کو سنتے ہیں .

وہ ایک علت کہ جس کی بناء پر گروپیں اکثر غیر مقصود بات چیت کو واضح بنانے، یا غیر مرئی کرداروں کا اظہار کرنے سے صرف نظر کرتی ہیں، یہ اندیشہ ہے کہ نتائج ناقابل حلّ ہوں گے. کسی ہم آہنگ حقیقت کے تناظر میں، یہ بامعنی ہے ، جہاں ہم اس بات کے عادی ہیں کہ اپنے اختلافات کو حلّ نہ کریں اور جہاں تعلقات ہمیشہ کے لئے زد میں آ جاتے ہیں، کیونکہ کسی نے "حق" بات کہہ دی. کسی ورلڈورک کے تناظر میں ، ایک دوسرے زاویے سے یہ بامعنی ہے. کردار اور غیر مرئیی کردار غیر م قا م ی ہیں بایں معنی کہ ان کا تعلق ہر کسی سے. لہذا، غیر مرئی کرداروں کو عمل میں لانے کا مطلب ہے ادراک کرنا، کہ آپ اس شخص کی مانند ہیں، کردار یا گروپ، کہ جسے آپ نے تمام تر مشکلات کا ذمہ دار سمجھا تھا. یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص کسی تنظیم کو چھوڑ دیتا ہے کہ جس نے ایک غیر معروف کردار کا بیڑا اٹھا لیا تھا، تو اکثر کوئی دوسرا شخص ان کرداروں کو نبھائے گا یا اس کے کچھ پہلوؤں کو . اگرچہ

دوسرے گروپ س میں بآسانی نمایاں ہوتے ہیں، یہ کسی ک ے ذاتی گروپ میں بھی موجود ہوتے ہیں، لیکن وہاں پر غیر اہم ہی رہتے ہیں. مذکورہ قضیے کے بیان میں، آپ ملاحظہ کرسکتے ہیں کہ دونوں ذیلی گروپس کہ جن کو بیان کیا جا رہا ہے کسی دوسرے گروپ پر اپنے گروپ کے ایک مخصوص رویہ کا عکس ڈالتے ہیں.

اس بات کو پوری طرح سے سمجھنے کے لئے کہ کسی کے ذاتی گروپ میں یہ کردار کیونکر موجود ہوتے ہیں یہ حرکیّات ہی ہیں جو اکثر کسی جذباتی یا پر باہم دگر عمل کا سہارا لیتے ہیں. کسی کی ذاتی جبلّت کے متعلّق خود آگاہی کے عمل کا حصول صرف ایک معقول اور طولی سطح پر بآسانی واقع نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ یہ بعینہ وہی سطح ہے، جو اکثر اعتقادی نظام پر مشتمل ہوتی ہے جو ہر اس امر کو غیر اہم بنا دیتی ہے کہ جس کی کسی گروپ کو اسے بیدار کرنے کی ضرورت پڑتی ہے. اس عکسی عمل کی وجہ سے، ان معنی میں کا واحد حل کوئی فراہم کردہ آگاہی ہے، اس بارے میں کہ ہم دوسرے کیسے ہیں، ہم اپنے آپ کیونکر اس کا حصہ ہیں اور اس میں شریک ہوتے ہیں جو ہمیں سب سے زیادہ اداس کر دیتا ہے. کوئی تعجب نہیں کہ ہم براہ راست روبرو ملاقاتوں میں ملوّث ہونے سے پہلوتہی کرتے ہیں.

اس واقفیت کو حاصل کرنے کا عمل ایک انتہائی جذباتی معاملہ ہوسکتا ہے. یہ اکثر ہمیں شدّت اور روبرو ہونے کے دور سے گزرنے پر مجبور کرتا ہے. اگر ہم یہ کرنے کے قابل ہیں، اور بیک وقت اپنے کلی تجربے مع آگاہی پر، بتدریج، عمل کرتے ہیں، تو بالآخر ہم اس بات کو سراہنے لگیں گے کہ یہ کردار پورے نظام کے اندر پائے جاتے ہیں. وہ کلی معلومات یا علم جو ان کرداروں کے اندر شامل ہے اب واضح ہوجاتا ہے اور ت خ لیقی طور پر پور ا گروپ انہیں استعمال میں لاسکت ا ہے. اس تناظر سے، خلل اور مسائل کو بطور مخفی قوّت کے دیکھا جاسکتا ہے جو چلّا رہے ہیں کہ انہیں استعمال میں لایا جائے!

یہ سہولت فراہم کنندہ کا کام ہے کہ وہ شرکاء کے لئے ایک محفوظ ماحول پیدا کرے، اور اس بات کو یقینی بنائے کہ کسی گروپ کے عمل کے اختتام پر، اختلافات حلّ ہو چکے ہیں، اور ہر کوئی ان مسائل کے متعلّق ان نئے زاویوں کو سمجھ چکا ہے جو ہمیں پیش کئے جا رہے تھے. شرکاء اور گاہکوں کا صرف حق ہی نہیں، بلکہ فریضہ بھی ہے کہ نتائج کے متعلّق مشکوک اور فکرمند رہیں. اس کا تعلق سہولت فراہم کنندہ کے کام سے ہے کہ وہ ان اندیشوں کی اطّلاع دے اور ان سے رابطہ قائم کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ ہر کوئی محفوظ ہے.

پائیدار سہولت کی فراہمی اجتماعی خود آسانی پیدا کرنے والے رجحانات کے انکشاف اور ان کی معاونت کرنے پر مبنی ہے. وہ کردار جو درحقیقت پورے عمل میں آسانی پیدا کرنے میں معاونت کرتے ہیں اپنے آپ تمام گروپ س میں شامل ہوتے ہیں، تاہم ہمیشہ بذات خود گروپ ان کی شناخت یا ان کا اظہار نہیں کر پات ا . ان کرداروں کی ایک مثال بڑک

بڑک پن ایک ایسا رویہ ہے جو ایک انتہائی علیحدگی پر مبنی ہے کہ وہ زندگی اور لوگوں کو بطور تکمیل تک پہنچانے والے اور منکشف سربستہ راز سمجھتا ہے اور اسی لئے ہر شخص اور رجحان کو عزت اور معاونت کی پیشکش کرتا ہے ، جبکہ اب بھی اس قابل ہوتا ہے کہ ایک غیر جارحانہ انداز میں حدود قائم کرتا ہے. یہ زندگی کے معنی، اور کردار سے متعلّق کسی شخص کے ان اعتقادات کے اندر جڑ پکڑتا ہے جو کھیل کو پرجوش بناتے ہیں اور اس میں قدرتی روح پھونکتے ہیں. لازمی طور پر ان اعتقادات کو واضح نہیں ہونا پڑتا، بلکہ اکثر محض کسی شخص کے دل میں محسوس کئے جاتے ہیں. اپنے عقائد کے سلسلے میں ایسی عمیق پرمغز اقدار کے بارے میں بڑی عمر کے شخص کی مرکزی حیثیت ہی رہتی ہے جو اس سیارہ میں باہم زندگی گزارنے کو ممکن بناتی ہیں. تاہم، یہ عقائد دوسروں پر نہیں تھوپے جاتے، بلکہ کسی حد تک ایسے انداز میں نمونے کے طور پر پیش کئے جاتے ہیں جو دوسروں میں ان پر عمل پیرا ہونے کا جوش پیدا کرتے ہیں. بڑک پن عمر سے مستغنی ہوتا ہے اور اکثر عام لوگوں میں بھی یہ اسی طرح نمایاں نظر آتا ہے جیسے کہ قائدین اور سہولت فراہم کنندگان میں.

قضیہ کا بیان

تعارف: کمیتی الجھاؤ - تنظیم بطور سہ بعدی عکاسی نمونہ

ورلڈ ورک کا کمیتی نظریہ اس میدان نما تنظیمی اصول کی شکل اختیار کرتا ہے جو کہ تنظیم کی ساخت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ یہ ایک مقناطیسی میدان کے مانند ہے کہ جہاں مقناطیس کا دھات کے برادہ سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے، یہ نظریہ شعبہ جات کے نتائج کو با ہم مربوط کرسکتا ہے اور ہر تنظیمی سطح پر نمایاں ہوتا ہے، حالانکہ اس کا اپنے سرچشمہ سے بظاہر کوئی تعلق محسوس نہیں ہوتا۔ ہر تنظیمی سطح پر، یاکسی مخصوص شعبہ، ذیلی گروہ یا سربراہ گروہ میں ہم مخصوص علاقائی اظہار کا مشاہدہ کرسکتے ہیں۔ بہت سی تنظیمیں اس سہ بعدی عکاسی اثر سے آگاہی اور اس واقفیت کی بنا پر کہ کس طرح ایک خاص شعبہ یا طبقہ کے مسائل پوری تنظیم کے طریقہ کار کی عکاسی کرتے ہیں، انتظامیہ کی تبدیلی کے ضمن میں اپنی کاوشوں کو کارگر کرسکتی ہیں۔

اکثر یہ مسائل معاشرے میں بھی بڑے پیمانے پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ معاشرہ کسی ایسے مسئلہ سے

سمجھوتہ نہیں کرپاتا جس سے تنظیم دوچارہوتی ہے۔ اور اس طرح تنظیم معاشرتی تبدیلی کے لئے بطور عامل کام کرتی ہے اور عوام کے لئے مشعل راہ بنتی ہے۔ اگر کوئی تنظیم اپنے ارتقاء کے اس گوشہ سے آگاہ ہوجائے تو یہ اس سطح پر مزید مؤثر بننے کے لئے مناسب حکمت عملی وضع کرسکتی ہے۔ پھر اس سے تنظیم میں اپنی جدت کو منڈی میں پیش کرنے اور اندرونی اختلافات کے ادراک کی صلاحیت پر تعمیری اثر پڑے گا۔

ایسی کئی تنظیموں میں سے دو، کہ جن میں ہم نے اس تبدیلی کو سہل بنایا ہے، نفاذ قانون اور جیل کے نظام ہیں۔ ہم نے امریکہ، جاپان، آسٹریلیا اور کچھ یورپی ممالک میں اصلاحی اداروں میں تحقیق اور کام کیا ہے۔ ذیل میں پیش کیا گیا نمونہ اس طرح کے ایک اصلاحی ادارے میں ہمارے کام کی سہ بعدی عکاسی حرکیات پر روشنی ڈالتا ہے۔ یہ اس بات کو مترشح کرتاہے کہ داخلی تبدیلی کا عمل کس طرح نہ صرف جیل میں نئے اور بہتر طور طریقے پیدا کرتا ہے بلکہ معاشرتی آگاہی میں تبدیلی لانے کے لئےمارکیٹنگ مہم کے لئے ممکنہ بنیاد بھی ہے۔ علاوہ ازیں یہ مالی اداروں اور سیاسی جماعتوں سے جو کہ جیل کے نظام کو کنٹرول کرتی ہیں، رابطہ قائم کرنے کے ضمن میں بہتر حکم عملی کی طرف رہنمائی کرسکتا ہے۔

تناؤ اور نرمی : سہولت فراہم کنندگان بطور شرکا، سربراہ اور پیروکار۔

سہولت فراہمی کا ایک اور اہم پہلو تناؤ میں شدت اور کمی کے عمل کا ظہور ہے۔ تناؤ میں شدت کسی شخص یاکسی خاص جماعت کے خوفزدہ یا ذلیل محسوس کرنے کے عمل پر مبنی ہے۔ لہذا کھلے ٹکراؤ سے نبٹتے وقت ہمیں ایسے سہولت فراہمی طریقہ جات کی ضرورت ہوتی ہے جس سے تناؤ میں بڑھتی شدت اس طرح کم ہو سکے کہ شخص میں با اختیار، با عزت اور با وقار ہونے کا احساس بحال کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ ایسی حدود بھی قائم کی جائیں جو تناؤ کی شدت کو محدود کریں۔ 'ورلڈ ورک' کا ماننا ہے کہ تناؤ کی شدت بھی ایک کار آمد شے ہے، کیونکہ اس میں وہ طاقت مضمر ہوتی ہے جو دونوں فریق کو مساوی بنا کر قریب آنے کا موقع فراہم کرسکتی ہے اور ان کے اختلاف کو نئے اور تخلیقی انداز پر استعمال کرنے کا موقع فراہم کرسکتی ہے۔

سہولت فراہمی کا ایک فیصلہ کن عنصر یہ ہے کہ ہم بطور سہولت فراہمی کنندگان تناؤ میں بڑھتی شدت کے عمل کا کس طور پر ادراک کرتے ہیں اور اسے کس طرح تعمیری رخ دیتے ہیں، اس میں یہ عنصر بھی شامل ہے کہ ہم تناؤ سے اس وقت کیسے نبٹتے ہیں جبکہ ہم سے شخصی طور پر بات کی جاتی ہے۔ مختلف تنظیمی معاشرے وقتا فوقتا تناؤ سے نبٹنے کے لئے اپنے اعتقادات اور اصول تشکیل دیتے رہے ہیں۔ یہ پروگرام عام طور پر ایک خاص نکتہ تک ہی کام کرتے ہیں،جیسے اگر ان اصولوں سے تجاوز کرنے سے نوکری چھن جانے کا خطرہ ہو یا دوسرے قسم کے نتائج برآمد ہونے کا

خطرہ ہو۔ ورلڈ ورک کا قیام متحارب گروہوں کو ذہن میں رکھ کر کیا گیا تھا، جہاں اصولوں کا قطعی کوئی پاس نہیں رکھا جاتا اور ان کا نفاذ بھی ممکن نہیں ہوتا۔ یہ بہت بڑا اثاثہ ثابت ہوا ہے، کیونکہ ہم نے متعدد تصادموں میں تجربہ کیا ہے کہ قوانین کا پاس صرف تب تک ہی رکھا جاتا ہے جب تک کہ طاقت کا توازن برقرار ہے۔ مثال کے طور پر فوجی ماہرین اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ ایسے حالات میں جب کہ ایک فریق اپنی بقا کے لئے لڑ رہاہو جنیوا کنونشن کا پاس وہ گروہ بھی نہیں رکھتے جن کا نقطۂ نگاہ اصول اخلاق پر مبنی ہوتا ہے۔ ہم نے اسے تنظیموں کے حوالہ سے بھی ہر سطح پر صحیح پایا ہے، جیسا کہ ذیل میں دیئے گئے قضیہ کے بیان سے مترشح ہوتا ہے۔

پس منظر

جس تنظیم کو اب ہم آپ سے متعارف کرا رہے ہیں وہ جیل ہے، جہاں ہمیں کچھ دن کام کرنا تھا۔ ہم نے اپنا پروگرام اس شخص کے ساتھ مل کر ترتیب دیا تھا جو وہاں تبدیلی انتظامیہ کے لئے ذمہ دار تھا۔ اس پروگرام کے تحت ہمیں انتہائی حفاظتی زمرہ میں پہلے قیدیوں اور پھر عملہ کو سہولت فراہم کرنا تھا، عملہ دربانوں، نرسوں، مشاورین اور منتظمین پر مشتمل تھا۔ آخر میں ہم تنفیذی سربراہان کی جماعت کے کچھ ارکان سے ملے۔ جیل میں انتظام کار کی تبدیلی کے ضمن میں ہماری کوشش محض عملے کے ساتھ تعامل تک ہی محدود نہیں تھی۔ ہم نے قیدیوں کے لئے ایک ترتیب وار مشاورتی طریقہ کار اور دربانوں کے لئے ترتیب وار پیشہ ورانہ تربیتی نمونہ بھی ترتیب دیا۔ اس طریقہ کار کے تحت ہماری کوشش تھی کہ ہر ایک پر سہ بعدی عکاسی کا تاثر منکشف ہو اور گروہ اپنے باہمی جھگڑوں کا ادراک اور ایک متوازی عالم تک رسائی حاصل کرسکے جہاں اس کا یہ احساس اجاگر ہو کہ وہ معاشرے میں کتنے اہم کردار کا حامل ہے۔ اس طریق کار نے ان لوگوں کو اپنی جامد حدود میں رہتے ہوئے بھی تبدیلی کے لئے ایک جٹ ہو کر کام کرنے پر آمادہ کیا۔ ذیل میں ہمارے قیام کے ایک دن کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

ابتدائی منظر: پہلا گروپ کچھ قیدیوں، کچھ اصلاحی افسران اور ہم تین سہولت فراہمی کنندگان پر مشتمل تھا۔ جیسے ہی گروپ کا آغاز ہوا ایک قیدی نے مجھے للکارا، کیونکہ میں ہی اپنی جماعت کا سربراہ تھا۔

> **اس کا بنیادی نقطہ نظر:** "میں جانتا ہوں کہ انہوں (منتظیمن) نے تمہیں امریکہ سے بلوایا ہے، کیونکہ انہیں جیل میں کشت و خون کا اندیشہ ہے، اور اس لئے بھی کہ یہاں جو کچھ ہورہا ہے ہم اس سے بیزار ہوچکے ہیں۔ دوست تم کچھ بھی نہیں کر پاؤگے"۔

میں نے بے ساختگی اور صداقت سے جواب دیا کہ ایسا کچھ بھی نہیں تھا اور ہمیں پہلے سے وہاں کے خلفشار کا کوئی علم نہیں تھا۔

> **قیدی:** 'جی ہاں'، 'یاتو تمہیں انہوں نے اس سلسلے میں لب کشائی کی اجازت نہیں دی، یا اگر دی بھی ہے تو تم بزدل میں خود اتنی جرات نہیں ہے۔'

تجزیہ: *یہ براہ راست مقابلہ آرائی ہے جس سے اب زیادہ صرف نظر نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ میری نرم روی کی پیشکش ٹھکرادی جاچکی تھی۔ مجھے ماننا ہوگا کہ یہ صورت حال کچھ خوفناک سی تھی۔ جیل کی دنیا میں ایسی صورتحال ایک عام بات ہے، جہاں آپ دب کر بات کرنے کے بجائے حاوی ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔ ایک وجہ جو کو عام طور پر خاطر میں نہیں لائی جاتی، یہ ہے کہ چونکہ قید میں رہنے کی بنا پر انسان کی عزت اور وقار مجروح ہوتا ہے، جس سے ایسا ذیلی*

معاشرہ تشکیل پاتا ہے جو عزت اور وقار کی بحالی کے لئے سفاکانہ مشاجرات کو جواز فراہم کرتا ہے۔ بد معاش کے پیچھے، جو ہر ایک کو زیر کرتا ہے اور دوسروں کے لئے مطلقا رحم سے عاری ہے، ایک غیر مرئی کردار ہوسکتا ہے جسے یوں بیان کیا جاسکتا ہے۔

"میں جیل میں قید ہوں۔ میں اپنے امور میں یا دن کو اپنی مرضی سے ترتیب دینے میں خود مختار نہیں ہوں، لیکن پھر بھی میرے اندر خودداری اور طاقت ہے۔ میں خود سپردگی کے مقابلہ میں خطرات مول لینے کو ترجیح دوں گا"

دوسرے درجہ میں قیدی اور دربان باہم جبلت اور سدھانے، طاقت اور تحدید کا ڈرامہ رچتے ہیں۔

مداخلت: *قیدی سے دونوں ہی عالموں میں ملنا ہوگا۔*

میں نے جواب دیا:

'تم خوفزد ہو، تم یہاں دوسروں کو زیر کرنے اور للکارنے کے عادی ہو اور یہ جانتے ہو کہ اس پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔ میں کہتا ہوں کہ اب ایسا نہں ہوگا۔ مجھے تمہارے الفاظ میں توانائی اور فخر کا لمس اچھا محسوس ہوتا ہے۔ یہاں کے ماحول میں یہ سب کچھ ہیبت ناک معلوم ہوتاہے، اور یہ دیکھنا بھی کہ ان تمام مصائب میں گھرے ہونے کے باوجود تمہارے حوصلے کتنے بلند ہیں، لیکن میں یہ سخت ناپسند کرتا ہوں کہ اس کی وجہ سے تم مجھ پر حملہ آور ہوتے ہو۔ میرا اصرار یہ ہے کہ ہم مساویانہ طور پر ایک دوسرے کو عزت دیتے ہوئے ملیں، تمہارا رویہ خواہ کچھ بھی ہو لیکن میں جانتا ہوں کہ تم بھی اسی کے خواہشمند ہو۔ ورنہ تم اپنی طاقت کا مظاہرہ کیوں کرتے۔

ہم نے کافی دیر تک ایک دوسرے کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھا۔ پھر وہ کھسیا کر بولا: 'تم بالکل ٹھیک ہو'۔ سب نے چین کی سانس لی!

تجزیہ اور تبصرہ: *اس ملاقات کی ایک تشریح یہ تھی کہ کسی بھی فریق کی سبکی کے بغیر سہولت فراہم کنندہ کا اعتبار اور قیدی کی خودداری دونوں ہی کو بظاہر اپنا اپنا مقام مل گیا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ یہ سب کچھ ایک ابتدائی رسم کا حصہ ہےاور ان مخصوص حالات میں تعلقات کی اعتباریت کا ایک امتحان ہے۔ اس رشتہ کا خاص پہلو یہ تھا کہ سہولت فراہم کنندہ اپنے جزبات کے اظہار مثلا خوفزدہ ہونے اور اپنی غلطی کو تسلیم کرنے میں بے جھجک تھا۔ ایسی ہی صداقت اور توثی ق ایک پائیدار حل کی ضامن ہوتی ہے۔*

ہمارے تجزیہ کے مطابق غیر مرئی کردار 'جیل بغاوت' ہے۔ تناؤ میں پیدا ہونے والی شدت کو ہی 'جیل بغاوت' کہا جاسکتا ہے اور چونکہ اس کو ذاتی سطح پر حل کر لیا گیا تھا لہذا گروپ کی سطح پر ایسے مسائل کا حل ممکن ہے۔

ابتدائی مداخلت: *بغاوت کرنے والوں اور جن کے خلاف بغاوت کی گئی تھی ان کے غیر مرئی کردار کو اجاگر کرنے کے لئے کچھ کلیدی سوالات یہ ہیں: تم کس لئے بغاوت کرنا چاہتے تھے؟ کیا چیز ناقابل برداشت تھی؟ ذیل میں اس مکالمہ کا خلاصہ پیش ہے۔*

سہولت فراہم کنندہ: 'ہم بتفصیل جاننا چاہیں گے کہ جیل بغاوت کا تذکرہ کیوں ہوا؟ کون اس کی بہتر وضاحت کرسکتا ہے'۔
قیدی *(وثوق سے):* 'دربان ہم سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ ہمارا جینا حرام کئے ہوئے ہیں اور ہم سے یوں برتاؤ کرتے ہیں گو کہ ہم روئے زمین پر بدترین مخلوق ہوں اور ہمیشہ ہی برا بھلا کہتے ہیں۔'
کئی دربان تردید کرتے ہیں: 'یہ صحیح نہیں ہے،ہم تو صرف احکامات کی تعمیل کرتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ یہاں ایسا کرنا مشکل ہے۔ لیکن پھر بھی ہم بطور انسان تمہاری عزت کرتے ہیں اور تمہارے باز آبادکاری کے عمل میں تعاون کرنا چاہتے ہیں۔
قیدی: 'نہیں تم غلط کہتے ہو۔ مثلا کل میں اپنے گھر اپنی بیٹی کے یوم پیدائش پر فون کرنا چاہتا تھا لیکن تم نے اس کی اجازت نہیں دی۔ یہ باز آبادکاری کے عمل میں کیسی معاونت ہے؟
دربان: 'تم ہمیشہ ہی فون پر بات کرناچاہتے ہو۔ تم جانتے ہو کہ تمیں کتنی کال کرنے کی اجازت ہے، لہذا تمیں اسے بہتر طور پر استعمال کرنا چاہئے'۔

تجزیہ: *'دربان کا غیر مرئی کردار جو قیدی سے نفرت کرتا ہے اور اسے 'بدترین مخلوق' گردانتا ہے۔ ابھی بھی پردے پر موجود ہے۔ اب یہ رواں دواں ہے۔ قیدی کا ہر الزام اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ دربان ان سے متنفر ہیں اور ان کا ہر عمل ان کی نفرت ظاہر کرتاہے۔ ہر جواب یہ ثابت کرنے کے لئے ہے کہ اس کا برعکس صحیح ہے۔ اس صورتحال کو آنکنے کے کئی طریقے ہوسکتے ہیں۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ ہم یہ خیال کریں کہ قیدی جو کہ مرتبے میں کمتر ہیں، اپنے سے برتر مرتبہ والوں کے خلاف نبرد آزما ہیں اور یہ کہ خود عکاسی کا رجحان مرتبوں کے نظام میں زیادہ واقفیت پیدا کرنے جدوجہد کررہا ہے، تاکہ اس کا بہتر طور پر استعمال ہوسکے۔ اس وقت یہ ہمارا عملی مفروضہ تھا، لہذا ہم نے دربانوں کو ان کے مرتبہ کے اظہار پر آمادہ کیا تاکہ مرتبوں کی سطح واضع ہوسکے۔*

مداخلت: *دربانوں میں سے کون اس بات کو تسلیم کرسکتا ہے کہ جو الزام ان پر عائد کیا گیا ہے وہ مطلقا جھوٹا نہیں ہے اور یہ کہ وہ اپنے اختیارات کئی طرح سے استعمال کرسکتے ہیں؟*

مختلف نکات پر کافی بات چیت اور رد وقدح کے بعد ایک دربان الزام کی سچائی کا اعتراف کرتاہے۔ یہ حیرت انگیز طور پر جری آدمی جو ہر ایک کے تئیں مشفق ہونےکا دعوے دار تھا اب خود کو اس غیر مرئی کردار کا حصہ ماننے پر آمادہ ہوا۔

دربان: 'ہاں میں یہاں ہونے والے برتاؤ سے اکثر نفرت کرتا ہوں اور کبھی کبھار تم لوگوں سے بھی۔ ان دنوں میں سوچتا ہوں کہ تم ہی لوگ بدترین مخلوق ہو۔ میں اپنے دفتر میں رہنا پسند کرتا ہوں اور تم لوگوں سے کم سے کم واسطہ رکھنا چاہتا ہوں۔ اگر میرا یہاں آنابھی ہوتا ہے تو میں جلدی سے اپنے حجرہ میں گھس جاتا ہوں اور ٹی وی کھول دیتا ہوں تاکہ میرا تم سے کوئی واسطہ نہ رہے۔

خاموشی طاری ہو جاتی ہے اور ماحول تبدیل ہوجاتا ہے اور ہمارے خیال میں ماحول میں کچھ نرمی پیدا ہوتی ہے۔ پھر ایک قیدی رد عمل کا اظہار کرتا ہے۔ وہ آہستہ سے کہتا ہے:

قیدی: کم سے کم آپ اس بارے میں راست گو ہیں، پھر دوسرے قیدیوں سے مخاطب ہوکر کہتا ہے "میں نے تو تم سے کہا ہی تھا"

دوسرے قیدی اثبات میں سر ہلاتے ہیں اور ایک قیدی کہتا ہے کہ وہ تو شروع سے ہی یہ جانتا تھا۔ اب سب کے لب و لہجہ میں نرمی پیدا ہوتی ہے۔ سہولت کنندہ اسے رویوں میں نرمی کی علامت کے طور پر لیتا ہے۔

تجزیہ: *ہم بار بار اس امر سے متعجب ہوتے ہیں کہ کیونکر 'غیر مرئی کردار' کو اپنا لینے سے صورت حال کی کشیدگی میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ یہاں خاص طور پر جبکہ وجدانی طور پر آپ کو فساد کی توقع تھی، ماحول کی کشیدگی میں در حقیقت کمی ہوگئی۔ بدلتے ہوئے حالات کا انکشاف ہمارے سہولت فراہمی نمونے کا مرکزی حصہ ہے۔ ہم میں ایک سہولت فراہم کنندہ اس نمونے کو تشکیل دیتا ہے اور واقعات کی وضاحت طلب کرتا ہے۔*

سہولت فراہم کنندہ: "لگتا ہے کہ آپ کو اس سے تسکین حاصل ہوئی ہے"؟ وہ سوال کرتی ہے "کیا آپ وضاحت کرسکتے ہیں کہ ایسا کیوں؟"

قیدی: 'آخر کار کسی نے ہمارے سامنے اعتراف کرنے کا حوصلہ دکھایا ہے۔ میں آج سے اس شخص کی عزت کروں گا۔ اگر یہاں سب لوگ آپ جیسے ہوتے تو یہاں کا ایسا ستیاناس نہ ہوتا۔ ہم اس بات سے بیزار ہوچکے ہیں کہ کوئي بھی شخص کسی بھی

بات کو تسلیم نہیں کرتا بلکہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ ہر چیز صحیح کررہا ہے۔ یہ بات انتہائی تکلیف دہ ہے کہ لوگ آپ کے ساتھ انتہائی نازیبا رویہ اپنائیں اور اس سے بھی زیادہ بیزار کن یہ ہے کہ وہ آپ سے سیدھے منھ بات بھی نہ کریں۔ اور آپ سے گریز کریں'۔

ایک دربان غیر ارادی طور پر اثبات مں سر ہلاتاہے۔

تجزیہ: *دوسرے قضیوں کی مثالوں کی طرح یہاں بھی آپ عضوی کردار میں تبدیلی کا مشاہدہ کرسکتے ہیں جو کہ فریق مخالف کے ایک رکن کے اتفاق کرنے سے مترشح ہوتی ہے۔ یہ جاننے کے لئے کہ کیسے ورلڈ ورک کا کمیتی نظریہ اس کرداری تبدیلی میں عدم تغیر کو تنظیم میں فطری استحسابی کے رجحان کا حصہ قرار دیتا ہے، براہ مہربانی نظریاتی حصے کو مزید ملاحظہ فرمائیں۔ اس صورتحال میں ہم کرداری تبدیلی پر توجہ مرکوز کرسکتے ہیں اور اسے مزید منکشف کرسکتے ہیں۔*

سہولت فراہم کنندہ: اثبات میں سر ہلانے والے دربان کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے "کیا آپ اس بارے میں جانتے ہیں؟"
دربان: 'ہاں میں بھی کبھی کبھار ایسی ہی صورت حال سے دوچار ہوتا ہوں، کہ یہ جاننے پر کہ میں جیل میں ملازم ہوں بہت سے لوگ مجھ سے بات نہیں کرتے۔ میرے کئی پڑوسی مجھ سے گریز کرتے ہیں۔ اگر میری کسی سے دوستی ہوجاتی ہے تو وہ اس بات پر حیرت کا اظہار کرتا ہے کہ ایک جیل کا دربان بھی اتنا اچھا آدمی ہوسکتا ہے قیدی بھی مجھ سے کہتے ہیں کہ تم کہیں اور ملازمت حاصل نہیں کرتے تو یہ یقینا تمہاری حماقت ہے۔ وہ ہم سے اس لئے نفرت کرتے ہیں کہ ہم یہاں کے ملازم ہیں'۔

دو قیدی اثبات پر سر ہلاتے ہیں۔

تجزیہ: *گھٹیا ترین مخلوق کے طور پر پہچانے جانے کا جو غیر مرئی کردار ابھرا تھا وہ اب پر ہوچکا ہے اور دونوں فریق اب اس میں شامل ہیں۔ فریقین اس بات سے باخبر ہیں کہ وہ دونوں ہی ایک دوسرے سے برا برتاؤ کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی دونوں فریق عام معاشرے میں اس کا شکار ہیں۔*
حاشیے پر رکھے گئے گروہوں کے مطالعے سے رجحانات کو اپنانے کا یہ عمل اچھی طرح معروف ہوچکا ہے۔ حاشیے پر رکھے گئے گروہ عام معاشرے کے نظریات کو اپناتے ہیں۔ ان میں غیر شعوری طور پر کرداری تبدیلی رونما ہوتی ہے اور وہ خود کو اور دوسرے فریق کو اسی نظریے سے دیکھنے لگتے ہیں جس کا ان کو عام معاشرے سے تجربہ ہوتا ہے۔ ایک اور غیر مرئی کردار ابھرا ہے جو کہ عام تماشائی ہے۔ یہ جیلوں سے کوئی واسطہ نہیں رکھنا چاہتا اور جرائم کی دنیا، قید اور تنفیذ قانون کو گری ہوئی نظر سے دیکھتا ہے یہاں آپ کرداری تبدیلی اور کمیتی الجھاؤ کا مشاہدہ کرسکتے ہیں۔ سب سے پہلے دربان قیدی کو گھٹیا مخلوق گردانتا ہے پھر

قیدی دربان کو گھٹیا مخلوق سمجھتا ہے اور پھر عام معاشرے کا تماشائی اس پورے نظام کو گھٹیا گردانتا ہے۔ دربان، قیدی اور عام تماشائی الجھی ہوئی کمیتی اشیا کا کردار نبھاتے ہیں جہاں آپ کسی علامت کو کسی ایک گروہ تک محدود نہیں کرسکتے بلکہ تمام علامتیں ہر گروہ میں یکساں ہیں۔

سہولت فراہم کنندگان کردار نگاری کرتے ہیں، اور آخر کار دربان اور قیدی بھی ان میں شامل ہوجاتے ہیں۔ کس کردار نے کیا کہا یہاں اس کا خلاصہ دیا گیا ہے۔

عام تماشائی: (یہ کردار دربانوں اور قیدیوں نے مل کر ادا کیا) میرےخیال میں مجرمین غلاظت ہیں جیلیں غلاظت ہیں اور میں ان سے واسطہ نہیں رکھنا چاہتا۔ پولس اور جیل کے دربان ظالم ہیں اور یہ ظلم کرکے اور دوسروں کو قید رکھ کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔ یہ بے راہ روں کی دنیا ہے خواہ فریقین میں سے جو بھی ہو۔ میں اس دنیا سے نہ کوئی تعلق رکھنا چاہتا ہوں، نہ اس کی طرف دیکھنا چاہتا ہوں نہ اس کے بارے میں کچھ پڑھنا چاہتا ہوں اور نہ ہی اس کی بابت کچھ خرچ کرنا۔ یہ غلاظت کی ڈھیر کی طرح ہے اسے میری نظر سے دور رکھو۔

دربانوں اور قیدیوں کی وکالت کرنے والے عام تماشائی کو جواب دیتے ہیں:

قیدی اور دربان: (اس کردار میں جو عام تماشائی کے کردار کو جواب دے رہا ہے) 'تم بھی مجرم ہو تم کچھ یہاں ڈنڈی مارتے ہو اور کچھ وہاں جھوٹ بولتے ہو۔ تم کچھ ایسی ادویات لیتے ہو جو جائز ہیں اور کچھ ایسی بھی جو کہ ناجائز ہیں۔ تم اپنی ترقی کے لئے اپنے دوستوں کا قتل کرتے ہو، تم اپنے مفاد کے خاطر اپنے بچوں کو دھوکا دیتے ہو، تم یقینا ہم سے بہتر نہیں ہو بلکہ محض زیادہ خوش قسمت یا زیادہ چالباز ہو۔

***تجزیہ:** حاشیے پر رکھے گئے گروہ تارک کے ٹمٹماتے اشاروں میں خود کو پہچانتے ہیں۔ عام تماشائی معاشرتی مسائل سے صرف نظر کرنے کی وجہ سے خود مجرم ہے، وہ تشدد کا سد باب نہ کرنے اور خود کو نظام کا جز نہ گرداننے کے باعث ماخوذ ہے۔ جیل کے تمام لوگ بشمول مرتکبین جرائم اور دربان معاشرے کی نظر میں غیر مرئی کردار ہیں جو اپنی جارحیت کو لگام نہیں لگاتے بلکہ یوں کہنا بہتر ہوگا کہ قیدی اور دربان ہماری آنکھوں کے سامنے باطنی اور سماجی ناٹک رچتے ہیں اور ہمیں قانون پر چلاتے ہیں۔*

دوسری جانب عام تماشائی کے کردار میں ایک جواب ملتا ہے:

عام تماشائی کا کردار: (جسے قیدی اور دربان ادا کررہے ہیں): ہاں تم جو کہتے ہو وہ ٹھیک ہے لیکن میں

صرف تمہیں سے نفرت نہیں کرتا۔ بعض اوقات جب میں کسی قیدی کو قانون شکنی کرتا ہوا اور اپنی مرضی کے مطابق عمل کرتا دیکھتا ہوں تو مجھے حسد ہوتا ہے اور لگتا ہے گویا کہ تم آزاد ہو اور میں قیدی۔

ڈراؤنی خاموشی چھا جاتی ہے، پھر ایک قیدی آنکھوں میں آنسو لیئے ہوئے بولتا ہے:

'شکریہ! اور مجھے اس بات کا حسد ہے کہ تم میں اپنے برے جزبات کو قابو میں رکھنے کا حوصلہ ہے تاکہ تم ایک ایسی زندگی بسر کر سکو جس میں تم اپنے گھرانوں کا سہارا بن سکو، تعلقات قائم کرسکو اور آزادی سے گھوم سکو میں اس آزادی سے محروم ہوں۔'

پھر کچھ وقت کے لئے خاموشی طاری ہوجاتی ہے۔ کئی لوگ متاثر اور افسردہ معلوم ہوتے ہیں ایک سہولت کننده کہتا ہے کہ کیا کوئی ماحول کے مطابق بول سکتا ہے۔ ایک دوسرا قیدی کہتا ہے کہ بھلے ہی مختصر وقت کے لئے لیکن پھر بھی یہ جاننا اچھا ہے کہ اتنی دوریوں کے با وجود بھی ہم کسی طور پر مماثلت اور تعلق کے حامل ہیں۔ کچھ دربان اثبات میں سر ہلاتے ہیں۔

پھر ایک قیدی کھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے کہتا ہے:

'آپ لوگ جو کچھ کررہے ہیں وہ بہت اچھا ہے، ہم یہ سب کہاں سیکھ سکتے ہیں'۔

نتیجہ خیز بات چیت کے دوران ہمیں بتایا گیا کہ اس گروپ کے لئے سب سے بڑا مسئلہ بوریت ہےاور یہ کہ ان میں سے بیشتر میں یہ احساس اجاگر ہوا ہے کہ ان میں سیکھنے کی کس قدر خواہش ہے ہم نے اس گروپ کے ساتھ باقیمانہ اوقات انہیں اختلافات سلجھانے اور ساتھیوں کی تربیت کے گر سکھانے میں گزارے۔ یہ ہماری مہارت کے خاص میدان تھے ان میں سیکھنے کا اس قدر اشتیاق تھا کہ ہم انہیں علم نجوم سے لے کے نامیاتی باغبانی تک کچھ بھی سکھا سکتے تھے۔

اختتامیہ

بعد میں عملے کی ملاقات کے دوران بڑے ہی متاثر کن عمل کے ذریعے وہی 'غیر مرئی کردار' ظاہر ہوئے۔ دربان، نرسیں، مشاورین اور منتظمین اپنے پیشے کی وجہ سے اسی تذلیل کا شکار ہوئے اور عوام الناس کی جانب سے ان کا کوئی شکریہ نہیں ادا کیا گیا۔ ہم نے سڑکوں کو محفوظ تر بنانے اور جرائم کے ضمن میں ہماری فکرات کا ازالہ کرنے اور باہری دنیا میں زندگی کو سہل تر بنانے کے لئے ہر ایک کا شکریہ ادا کیا۔ ایک دربان نے

آنکھوں میں آنسو لئے کہا کہ اس کے چھبیس سالہ ملازمتی دور میں کبھی کسی نے نہ تو اس کا شکریہ ادا کیا اور نہ ہی اس کے کام کی کوئی قیمت گردانی۔ اس نے بتایا کہ یہ بتانے پر کہ وہ جیل میں ملازم ہے لوگ یا تو خاموشی اختیار کر تے ہیں یا پھر معاند بن جاتے ہیں یا پھر کچھ لوگ چٹ پٹی کہانیاں سننے کے مشتاق ہوجاتے ہیں۔ بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ کبھی وہ ایسا کام نہیں کرسکتے۔ گروپ کے اختتام پر ہر ایک کے کردار کی معاشرتی تناظر میں اہمیت اجاگر ہوئی اور یہ جان کر کہ معاشرتی تبدیلی میں ان کی حیثیت ایک عامل کی ہے ان میں خودداری بحال ہوئی۔

علاوہ ازیں، ہم نے عملہ کو ایسی صورتحال سے نبٹنے کے گر سکھائے جہاں انہیں یہ محسوس ہو کہ انہیں حاشیے پر رکھا جارہا ہے اور ہم نے ایسی حکمت عملیاں وضع کرنا شروع کیں کہ جن سے عوام کو ان کے کام کے عمیق پہلوؤں سے روشناس کرایا جاسکے۔ یہ ایک طویل مدتی حکمت عملی کا حصہ تھا جس میں خود داری، اعتقادات کی ترویج، معاشرتی آگاہی، مالی فراہمی اور کارندوں کی تنخواہ میں اضافہ باہم مربوط ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس حکمت علمی کی تنظیم مجموعی طور سے حمایت کرے۔

نتائج

نگراں سے ملاقات کے دوران میں نے ان کا شکریہ ادا کیا اور ان جاری منصوبوں میں تعاون طلب کیا۔ اس کی تشویش ایک الگ درجے پر ہونے کے باوجود دربانوں، قیدیوں، ماہرین نفسیات، منتظمین اور عملے کے لوگوں کی تشویش کے متوازی تھی۔ آگے بات چیت میں اس نے اپنے کام کے تئیں سیاست دانوں اور ذرائع ابلاغ کی عدم حمایت کی شکایت کی۔ اس نے سیاست دانوں کے اس رویہ کی شدید نکتہ چینی کی کہ یہ لوگ خود کو جرائم اور جیل سے اس لئے الگ تھلگ رکھنا چاہتے ہیں تاکہ ان کی ساکھ متاثر نہ ہو اور یہ بھی ایسے وقت میں جبکہ عوام الناس کی حفاظت کا مسئلہ زیادہ اہمیت کا حامل ہوگیا ہے۔ اسی طرح اس نے یہ بھی شکایت کی کہ ذرائع ابلاغ صرف اسی وقت جیل کے مسائل کا حوالہ دیتے ہیں جب کوئی گھپلے کا معاملہ سامنے آتا ہے۔ بات چیت کے دوران ہم نے سیاست دانوں اور ذرائع ابلاغ کے اس تفرقہ پر بھی تبصرہ کیا جس کا ہم نے جیل میں اپنے قیام کے دوران مشاہدہ کیا تھا ہم نے وارڈن کو یہ احساس دلایا کہ وہ نہ صرف جیل کا سربراہ ہے بلکہ ساتھ ہی ساتھ وہ اس کے متعلقہ مسائل کے تئیں معاشرتی بیداری پیدا کرنے کے لئے ایک عامل بھی ہے۔ وارڈن نے اس طرح کے مکالمے کو بہت سود مند بتایا اور کہاکہ 'عوام کے منفی اور عدم ستائشی رویہ پر بات کی جس سے انہیں یہ محسوس ہونے لگتاہے کہ جو کام وہ کررہے ہیں اس کی کوئی قدرو قیمت نہیں ہے'۔ ہمیں یہ سن کر تعجب تو نہیں ہوا لیکن دھچکا ضرور لگا کہ وہ خود بھی کسی ایسے مواقع کو یاد نہیں کرسکا جب اس کا عوامی یا شخصی طور پر شکریہ ادا کیا گیا ہو۔

دوسرے قضیوں کی طرح جیل میں گزارے گئے ایام نے ایک نئی تنظیم کے تصوراتی عمل کی بنیاد ڈالی۔ ان ممالک میں سے ایک میں کہ جن میں ہم نے کام کیا تھا ہمارے کام کی ویڈیو فلم بنائی گئی اور اسے دوسری جیلوں میں بھیجا گیا تاکہ وہ اپنے تجربے اور اس پورے نظام کی تشہیر کرسکیں۔

ہم خود بھی بہت متاثر ہوئے اور جہاں بھی ہمیں موقع ملا ہم نے ان امور سے متعلق عوام میں بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی اسی کوشش کا ایک حصہ یہ ویب سائٹ بھی ہے۔

جیل کا نظام معاشرے کے ایک بڑے مسئلے کی عکاسی کرتا ہے اور یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ یہ مسئلہ قابل حل ہے اور یہ کہ اسے کس طرح حل کیا جاسکتا ہے۔

یہ مسئلہ کسی ایک کردار کی خصوصیت نہیں ہے بلکہ ان میں باہمی ربط کا فقدان اس کی وجہ ہے۔ قیدی تنہائی کا شکار ہوتے ہیں اور یہ تنہائی ہی ان میں پیچیدہ رد عمل کا سبب بنتی ہے اور ان کے غیر سماجی رویہ کا باعث بن کر ان کی باز آبادکاری کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے۔ یہ تنہائی ہی بڑا مسئلہ ہے جیسا کہ اوپر کہا گیا کیونکہ صرف قیدی تنہائی کا شکار نہیں ہوتا بلکہ تمام نظام تنہائی کا شکار ہوتا ہے۔ ترتیب وار مشاورتی کوشش سے متعدد تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں مثلا مختلف تنظیمی اجزا کے تعلق میں تبدیلی واقع ہوتی ہے اور تنہائی کو ختم کرنے کے لئے نئی حکمت عملی پیدا ہوتی ہے۔ اس سے نگراں کے ان مسائل کا بغیر مالی اور سیاسی مدد کے بلا واسطہ حل نکل جائے گا۔ تنظیم میں داخلی تبدیلیاں لانے سے ان کے توہمات اور نظریات واضح ہوجاتے ہیں جن کو اگلے سیشنوں میں خاطر میں لایا جائے گا اور مناسب PR اور سیاسی حکمت عملیوں میں ترتیب دیا جائے گا۔ آخر کار، یہ عملے کی تربیت اور قیدیوں کی مشاورت پر روشنی ڈالتاہے اور انتظامیہ کی تبدیلی کی بنیاد بنتا ہے۔